جہات

ایک قابل تقلید مثال

روز نامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۰ جون ۱۹۹۷ء کے پہلے صفحے پر یہ نمایاں اور ایمان افروز خبر شائع ہوئی ہے کہ "چیچنیا میں روس کا سیکولر نظام ختم۔ اسلام نافذ کرنے کا اعلان۔" چیچنیا کے صدر اسلان مسخاروف نے اپنے ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پہلے قدم کے طور پر ملک بھر کی عدالتوں میں اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کیے جائیں گے۔ مجرموں کو قرآن وسنت کے مطابق سزائیں دی جائیں گی۔ اس دوران ملک میں اسلامی بنکاری کا نظام رائج کیا جائے گا۔ صدر مسخاروف نے کہا اب اس ملک میں سیکولر نظام نہیں چل سکتا۔ اب یہاں صرف اسلامی نظام چلے گا۔ انہوں نے ملک میں موجود مختلف مالیاتی اور دوسرے متعلقہ ادارے ختم کر کے اسلامی بینکنگ رائج کرنے کا اعلان کیا۔ صدر نے یہ اہم ترین اعلان ملک بھر کے رہنماؤں کے اجتماع میں کیا۔ اطلاعات کے مطابق چیچنیا ابھی پوری طرح آزاد نہیں ہے۔ تاہم روس نے ایک معاہدے کے تحت چیچنیا کو مکمل داخلی خود مختاری دے رکھی ہے۔ اس طرح چیچنیا ایک نیم آزاد ملک ہے۔ صدر مسخاروف نے کہا ان کے ملک کو داخلی خود مختاری حاصل ہے۔ اس اختیار کے تحت وہ اپنے علاقے میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا اعلان کر رہے ہیں"

یہ خبر اسلامی جمہوریہ پاکستان کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ چیچنیا کی چھوٹی سی نیم آزاد ریاست جسے آزاد ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا، نے برملا اور دھڑلے سے اسلامی نظام نافذ کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ ادھر پاکستان ہے کہ اسے آزاد ہوئے پچاس سال گزر چکے ہیں۔ امسال اہل پاکستان آزادی کی گولڈن جوبلی بھی منا رہے ہیں پھر ہم نے یہ آزادی دو قومی نظریۂ پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ کے نعرہ اور مسلمانان ہند کے ساتھ نفاذ اسلام کے وعدہ کی بنیاد پر حاصل کی تھی۔ مگر اس کے باوجود آج تک اس نعرہ اور وعدہ کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا۔

یاران تیز گام نے منزل کو جالیا
ہم محونالۂ جرس کارواں رہے

کوئی دانشور لاکھ پردہ ڈالے اور حقیقت کے چہرے کو دور از کار تاویلوں اور افتراء و زور قلم کے ذریعے کتنا ہی مسخ کرنے کی کوشش کرے مگر یہ ایک حقیقت ثابتہ اور اظہر من الشمس چیز ہے کہ تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کا محرک نفاذ اسلام ہی تھا۔ اس تحریک میں جان اورزور " پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الاالله " کے ولولہ انگیز نعرہ نے ہی پیدا کیا تھا۔ اسی کلمہ کی خاطر مسلمانان ہند اپنے گھر بار کاروبار اور جائیدادوں کو چھوڑ کر دربدر ہوئے تھے۔ آغوش اسلام میں آنے کیلئے ہی اپنے اہل وعیال سے بچھڑے تھے اور بال بچوں کو متعصب سکھوں اور ہندوؤں کے برچھوں سے چھلنی کرایا تھا پھر جن راہنماؤں نے پاکستان کا تصور پیش کیا اور جنہوں نے قیام پاکستان کے نام پر اسلامیان ہند کو منظم کیا تھا ان کے پیش نظر بھی محض ایک خطۂ زمین کا حصول نہیں تھا بلکہ وہ اس مملکت کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانا چاہتے تھے۔ علامہ اقبال نے اپنی ایک نظم کا عنوان باندھا ہے " در معنی ایں کہ نظام ملت غیراز آئین صورت نہ بندد و آئین ملت محمدیہ قرآن است " اس نظم میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

تو ہمی دانی کہ آئین تو چیست؟ زیر گردوں سر تمکین تو چیست؟
آں کتاب زندہ قرآن حکیم حکمت اولایزال است وقدیم

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی تقریریں اور تحریریں آج بھی اس امر پر شاہد ہیں کہ ان کے نزدیک قیام پاکستان منزل نہیں تھی بلکہ یہ حصول منزل کا ایک ذریعہ تھا اور اس چیز کا انہوں نے متعدد بار اظہار فرمایا۔ چنانچہ جب ان سے تحریک پاکستان کے دوران سوال کیا گیا تھا کہ پاکستان کا آئندہ آئین کیا ہوگا؟ تو انہوں نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا تھا کہ پاکستان کا آئندہ آئین چودہ سوسال قبل قرآن مجید کی شکل میں تیار ہوچکا ہے۔ اسی طرح ۱۹ مارچ ۱۹۴۴ء کو پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جلسہ میں انہوں نے فرمایا تھا:

Islam is our guide and complete code of life. We do not want any ism, socialism, communism or national soci.lism.

بانیان پاکستان کی ان تقریروں، تحریروں اور وعدوں کی اگر بالفرض کوئی آئینی حیثیت نہ بھی سمجھی جائے تو پاکستان کے موجودہ آئین کی دفعہ ۲ PART-1(i) میں یہ بات درج ہے کہ

Islamshall be the state religion

اور پھر ہر صدر، ہر وزیراعظم اور ممبر پارلیمنٹ اس بات کا حلف اٹھاتا ہے کہ وہ آئین پاکستان کی حفاظت اور پاسداری کرے گا۔

ایمانی اخلاقی اور آئینی تقاضوں سے ہٹ کر خالصتاً دنیوی اور مادی نقطہ نگاہ سے بھی پاکستان کے موجودہ گھمبیر معاشی، سماجی، معاشرتی، اخلاقی، مذہبی اور سیاسی حالات مشکلات مسائل اور پریشانیوں کا جائزہ لیں تو نفاذ اسلام ہماری ضرورت ہے۔ قومی و ملکی فلاح اسلام میں ہی مضمر ہے۔ تمام خرابیوں کی بڑی وجہ ہمارا موجودہ سسٹم ہے اور اس بات کا اعتراف خود وزیراعظم پاکستان بھی کر چکے ہیں کہ ہمارا پورے کا پورا سسٹم فیل ہو چکا ہے اگر اسے کچھ عرصے کیلئے باقی رکھا گیا تو پھر ملک کا خدا حافظ ہے۔ موصوف نے ۱۱ جون ۱۹۹۷ء کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "میرا جی چاہتا ہے کہ اس نظام کو اٹھا کر باہر پھینک دوں" اس کے باوجود ہم اس نظام کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ ہمارا حال اس بیمار کا سا ہے جس کے پاس اپنی تمام بیماریوں کا تریاق اور مجرب نسخہ موجود ہو مگر وہ بیچارہ شعوری یا غیر شعوری طور پر اس مجرب نسخے سے استفادہ نہ کر رہا ہو۔ اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ہم ملک میں امن وامان چاہتے ہیں، ہر آدمی کی جان مال اور عزت کو محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں ملک میں معاشی خوشحالی اور اقتصادی ترقی چاہتے ہیں۔ ملک کو ایشیا کا ٹائیگر بنانا چاہتے ہیں۔ قرضوں سے نجات چاہتے ہیں۔ فرقہ وارانہ تعصب وتشدد اور دہشت گردی سے بچنا چاہتے ہیں۔ مہنگائی اور بیروزگاری کے مسائل پر قابو پانا چاہتے ہیں۔ ہر سو پھیلی ہوئی کرپشن بددیانتی ناجائز منافع خوری، اقرباء پروری سفارش اور رشوت جیسی لعنتوں سے معاشرہ کو پاک کرنا چاہتے ہیں اور اس طرح کی کئی اور نیک خواہشات اور تمنائیں رکھتے ہیں مگر ان خواہشات و تمناؤں کو پورا کرنے کے راستے پر نہیں چلتے۔ یہ بات تو عقلاً نقلاً اور عادتاً لازمی ہے کہ انسان جس مقصد اور منزل کو پانا چاہتا ہو اس کیلئے اسے متعین راستوں پر بھی چلنا ہوگا۔ کیونکہ:

ترجوالنجاۃ ولم تسلک مسالکھا
ان السفینۃ لاتجری علی الیبس

بصورت دیگر

ترسم کایں راہ تو میروی بکعبہ نرسد اے اعرابی!

والی بات ہوتی ہے۔ فقہی مسئلہ ہے کہ ناپاک کنویں سے جب تک "مردار" نہ نکالا جائے اس کا

پانی پاک نہیں ہوتا۔ چاہے ہزاروں ڈول پانی نکال لیں۔ لہذا جب تک اس نظام کو نکالا نہیں جائے گا ملک کے اندر خوشحالی امن وامان عدل وانصاف اور باہمی اخوت ومحبت کو فروغ نہیں ملے گا۔

حسن اتفاق سے اس وقت پاکستان میں پاکستان کی بانی جماعت مسلم لیگ کی حکومت ہے اور اللہ نے اسے ایک مرتبہ پھر قیام پاکستان کے وقت جیسی مقبولیت عطا کی ہے۔ فروری ۱۹۹۷ء کے عام انتخابات میں اسے اپنی توقعات سے بڑھ کر زبردست منڈیٹ ملا ہے۔ پارلیمنٹ میں اسے دو تہائی اکثریت حاصل ہے۔ کسی بھی قانون کو پاس کرنے کیلئے اسے بیساکھیوں اور پارلیمنٹ میں واضح اکثریت نہ ہونے کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے والی ''تانگہ پارٹیوں'' کی احتیاجی نہیں۔ عوام کی بھر بور تائید اس کو حاصل ہے۔ پھر مسلم لیگ کے صدر اور وزیراعظم پاکستان ملک کو غیر ملکی قرضوں سے نجات دے کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے، ملک میں معاشی واقتصادی ترقی و تعمیر، امن وامان، فرقہ واریت دہشت گردی، مہنگائی اور کرپشن جیسے پریشان کن مسائل کو حل کرنے کا عزم بھی رکھتے ہیں۔ تو اس کا واحد حل مکمل طور پر نظام مصطفوی کا عملی نفاذ ہے اور موصوف نے اپنی انتخابی مہم کے دوران خلافت راشدہ کے نظام کو نافذ کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ لہذا چیچنیا کے صدر مسخاروف کی طرح انہیں بھی اس غنیمت موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نفاذ اسلام کا مؤمنانہ اور جرأت مندانہ اعلان کر کے تاریخ میں اپنا نام ثبت کرانا چاہیے۔

سعد اللہ

(حافظ محمد سعد اللہ)

مدیر مسؤل